تحقیق و تنقید

ڈاکٹر غلام قادر لون

خواب کی دینی حیثیت

(ایک تحقیقی جائزہ)

جدید دور میں مذہب اور اس کے مسلمات کو میزان عقل میں تولنے کی جو کوششیں ہوئی ہیں ان میں خواب کی سائنسی اور نفسیاتی توجیہہ کی کوشش خاص طور سے اہم تصور کی جاتی ہے۔ الہامی مذاہب میں خواب کو وحی کا ایک قابل اعتماد اور مستند ذریعہ کہا گیا ہے اس لیے خواب کو موضوع بحث بنانے کا مطلب مذہب کی ایک مسلمہ حقیقت کو زیر بحث لانے کی کوشش کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہودی نژاد عالم اور ماہر نفسیات فرائڈ (۱۸۵۶-۱۹۳۹ء) نے تحلیل نفسی کے ذریعہ خواب کا جائزہ لے کر اس کی روحانی حیثیت کا انکار کیا تو مذہبی حلقوں میں ایک تہلکہ مچ گیا کیونکہ فرائڈ کے اس نظریہ کی سیدھی ضرب مذہب پر پڑتی تھی فرائڈ کے نظریات جب سامنے آئے تو مذہب بیزار گروہ کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار لگا جس سے انہوں نے مذہب کی جڑوں پر حملے شروع کیے۔ ان حملوں سے اہل مذاہب اس قدر مرعوب ہوئے کہ وہ بھی خواب کو خیال خام سمجھنے لگے۔ چنانچہ آج اچھے خاصے دیندار اور پڑھے لکھے حضرات بھی خواب کے بارے میں عجیب و غریب خیالات رکھتے ہیں۔ حالانکہ فرائڈ کی بنیادی غلطی یہ تھی کہ اس نے معمول سے ہٹے (ABNORMAL) انسانوں پر کی گئی تحقیق سے اخذ کردہ نتائج کو عام انسانوں پر منطبق کر دیا۔ پھر اس کی تحقیق میں کوئی ایسی نئی چیز بھی نہیں تھی جس کی طرف علمائے مذہب اور ماہرین فن تعبیر نے اپنی کتابوں میں اشارے نہ کیے ہوں۔ لیکن فرائڈ کے نظریات مذاق حال کے موافق تھے اس لیے ان کی خوب تشہیر ہوئی۔ خواب بے وزن ٹھہرے تو انسان کا شہر خواب بھی ویران ہو کر رہ گیا۔ یوں فکر جدید نے انسان کو اس سکون سے محروم کر دیا جو اسے خواب میں میسر تھا۔

ع اس کو بھی کھو دیا جسے پایا تھا خواب میں

خواب کی حیثیت تمام تہذیبوں میں مسلم رہی ہے۔ قدیم تہذیبوں میں بابل کی تہذیب مشہور ہے۔ دنیا کو پہلا قانون دینے والے بادشاہ حمورابی (۲۰۶۷-۲۰۲۵ ق م) کا عہد سلطنت اس تہذیب کا سنہری دور مانا جاتا ہے۔ خواب کے بارے میں اہل بابل کا عقیدہ تھا کہ دیوتا (GODS) خواب کے ذریعہ ایک خاص طریقہ سے انسان کو مستقبل اور عالم بالا کے ارادوں سے آگاہ کرتے ہیں چنانچہ بابل کی داستانوں میں خواب کا بار بار تذکرہ آتا ہے۔[1]

---

[1] ROBERT WILLIAM ROGERS THE RELIGION OF BOBYLONIA

(بقیہ آگے)

اہل بابل کے یہاں تحریری تعبیر ناموں کا بھی رواج تھا۔ شہر نینوا کی کھدائی کے دوران جو تختیاں برآمد کی گئی ہیں ان میں ایک تختی پر اہل بابل کا خواب نامہ تحریر ہے۔ اس میں خوابوں کی تعبیر درج ہے[۱] قدیم تہذیبوں میں مصر کی تہذیب کا شمار بھی ترقی یافتہ تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ خواب کے بارے میں مصریوں کا اعتقاد تھا کہ دیوتا خواب میں اگر واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنی بات کہہ دیتے ہیں[۲] مصریوں کے یہاں تعبیر ناموں کا بھی چلن تھا۔ ماہرین مصریات نے پیپرس پر جو تحریریں دریافت کی ہیں ان میں سے ایک تحریر چیسٹر بیٹی پیپرس CHESTER BEATY PAPYRUS مصر کے تعبیر ناموں کا ریکارڈ ہے جس میں خوابوں کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔ اس قدیم تعبیری دستاویز کا تعلق مصر کے بارہویں خاندان کے زمانہ یعنی (۱۹۹۱-۱۷۸۶ ق م) سے بتایا جاتا ہے[۳]

"الہامی مذاہب میں خواب کو وحی کا درجہ حاصل ہے۔ تورات میں آیا ہے: خدا ایک بار بولتا ہے بلکہ دو بار، اگر آدمی شنوا نہ ہو تو خواب میں رات کو رؤیا میں جب بھاری نیند لوگوں پر پڑتی ہے اور وہ بچھونے پر سوتے ہیں اس وقت انسان کے کان کھولتا ہے۔ اور وہ ان کے ذہن میں تعلیم نقش کر دیتا ہے تاکہ آدمی کو اس کام سے باز رکھے اور غرور کو انسان سے چھپائے، وہ اس کی روح کی نگہبانی کرتا ہے تاکہ وہ گڑھے میں نہ گرے اور اس کی جان کو کہ وہ تلوار سے نہ نکلے۔ پھر وہ اپنے بستر پر تنبیہ پاتا ہے اور اس کی سخت ہڈیاں ٹوٹتی ہیں[۴]"

تورات میں متعدد خوابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم کے معاصر بادشاہ ابی ملک، حضرت یعقوب حضرت یوسف اور ان کے دو رفقائے زنداں کے خواب مشہور ہیں[۵] "دانی ایل نبی کی کتاب" کئی دلچسپ خوابوں سے مالامال ہے[۶] بنی اسرائیل کے یہاں خوابوں کی تعبیر کا فن ایک تسلیم شدہ فن تھا۔ ایک وقت تنہا یروشلم میں چوبیس معبّر لوگوں کو خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ معبرین خواب کی تعبیر کے عوض فیس وصول کرتے تھے۔ عام طور پر ہدایا

(بقیہ) AND ASSYRIA, DONDON 1908 PP-196 - 197

[۱] ENCYCLOPAEDIA BRITANICA 15TH EDN 1985 VOL 27 P. 305

[۲] ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS NEWYORK 1912 VDY PP. 34-37

[۳] ENCYCLOPAEDIA BRITANICA VOL 27 P-305

[۴] تورات، ایوب ۳۳: ۱۴ — ۲۰ -

[۵] تورات، پیدائش ۲۰: ۳، ۲۸: ۱۰-۳۱، ۱۰: ۳۱، ۲۴: ۳۷، ۵، ۹-۱۰، سلاطین ۳۱: ۵

[۶] تورات، دانی ایل نبی کی کتاب ۱: ۱ - ۴۹

اور فیس کی مقدار کے مطابق خوابوں کی تعبیر بتائی جاتی تھی ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے فقہاء بھی خوابوں کی تعبیر کے عوض لوگوں سے فیس لیتے تھے [1]

اسلام میں رویائے صالحہ یا اچھے خوابوں کو ممتاز مقام حاصل ہے ۔ قرآن حکیم میں انہیں بشریٰ اور حدیث نبویؐ میں مبشرات کہا گیا ہے ، انبیاء کے خوابوں کو وحی اور صوفیہ کے خوابوں کو الہام کا درجہ حاصل ہے ۔ خواب کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ائمہ حدیث نے اپنی کتابوں میں رؤیا یا تعبیر رؤیا کے موضوع پر اسی طرح مستقل ابواب قائم کیے ہیں جس طرح انہوں نے ایمان ، صلوٰۃ ، صوم ، زکوٰۃ ، حج اور جہاد کے موضوعات پر عناوین قائم کیے ہیں [2]۔

قرآن میں چھ خوابوں کا تذکرہ آیا ہے ۔ ان میں ایک خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے ۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ اپنے فرزند کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ذبح کر رہے ہیں ۔ چونکہ انبیاء کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لیے انہوں نے حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹایا جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے ابراہیم ! تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا [3] دوسرا خواب حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے ۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج و چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں ۔ اس خواب کی تعبیر برسوں بعد اس وقت سامنے آئی جب حضرت یوسف نے مصر کا حاکم بننے کے بعد حضرت یعقوب اور ان کے کنبہ کو مصر بلایا اور ان لوگوں نے ان کے آگے سجدہ کیا ۔[4] تیسرا اور چوتھا خواب ان دو جوانوں کا ہے جن میں سے ایک نے خواب دیکھا تھا کہ وہ شراب نچوڑ رہا ہے اور دوسرے نے خواب دیکھا تھا کہ اس کے سر پر روٹی کا طباق ہے جس میں سے پرندے کھاتے ہیں

---

[1] THE JEWISH ENCYCLOPAEDIA 1916 VOL IV P-656

[2] امام بخاری ۔ صحیح البخاری بشرح الکرمانی ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت لبنان ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء ۲۴ : ۹۴ ، در کتاب التعبیر " امام مسلم ۔ صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبدالباقی ، داراحیاء الکتب العربیہ الطبعۃ الاولی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء ۴ : ۱۷۷۱ در کتاب الرؤیا " امام ابو عیسیٰ محمد بن سورہ الترمذی سنن الترمذی ، مصر الطبعۃ الاولی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء ۴ : ۵۳۲ در کتاب الرؤیا " امام ابن ماجہ ، سنن ابن ماجہ تحقیق محمد فواد عبدالباقی ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ، ۲ : ۱۲۸۲ در کتاب الرؤیا " امام ابو داؤد ۔ سنن ابی داؤد ، تعلیق عزت عبید الدعاس و عادل السید ، حمص سوریہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء ۵ : ۲۸۰ باب ماجاء فی الرویا ۔ امام مالک ۔ الموطا ، تعلیق محمد فواد عبدالباقی ، مصر ۱۳۷۰ھ ۲ : ۹۵۶ در کتاب الرویا " امام دارمی سنن الدارمی تحقیق فواز احمد زمرلی / خالد السبع العلمی قاہرہ / بیروت الطبعۃ الاولی ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء ۲ : ۱۶۵۱ در کتاب الرویا " امام حاکم نیشاپوری ۔ المستدرک ، دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد الطبعۃ الاولی ۱۳۳۴ھ تا ۱۳۴۲ھ ۴ : ۳۹۰ در کتاب الرویا "

[3] سورہ الصّٰفّٰت : ۱۰۲ - ۱۰۶ [4] سورہ یوسف : ۴ - ۱۰۰

جب ان دونوں نے حضرت یوسف سے خوابوں کی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ تم میں ایک تو بری ہوکر اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی دیا جائے گا اور اس کے سر کو پرندے کھائیں گے [1] پانچواں خواب عزیز مصر نے دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سات موٹی گایوں کو سات لاغر گایوں نے کھایا۔ نیز انہوں نے سات ہری اور سات خشک بالیں دیکھیں۔ اس خواب کی تعبیر حضرت یوسف نے دی تو بادشاہ نے انہیں خزانے کا حاکم بنایا۔ [2] چھٹا خواب وہ ہے جس کا ذکر سورہ فتح میں آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ صحابہ کے ساتھ مکہ میں حلق اور قصر (سر مونڈ کر اور بال کترا کر) کرکے داخل ہو رہے ہیں۔ جب آپ نے صحابہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو وہ بہت خوش ہوئے وہ سمجھے کہ اسی سال داخل ہو جائیں گے۔ مگر اس سال صلح حدیبیہ کے شرائط کی بنا پر مسلمان مکہ میں داخل نہ ہو سکے اس لیے بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے خواب دیکھا تھا وہ کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ... الخ [3] — اللہ نے اپنے رسولؐ کو سچا خواب دکھایا۔

قرآن میں رؤیائے صالحہ یا اچھے خوابوں کے لیے بشریٰ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جس کے معنی "خوشخبری" ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٭ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٭ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٭ [4]	یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ تو کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں۔ وہ (اللہ کے دوست ہیں) جو ایمان لائے اور پرہیز کرتے ہیں ان کے لیے دنیوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی باتوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا یہ بڑی کامیابی ہے۔

حضرت عطاء بن یسار (۱۹ھ — ۱۰۳ھ / ۶۳۹ — ۷۲۱ء) سے روایت ہے کہ ایک مصری نے حضرت ابو الدرداءؓ (۳۲ھ / ۶۵۲ء) سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لهم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں کہا "جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ہے تمہارے سوا صرف ایک شخص نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سورہ یوسف: ۳۶ – ۴۱ [2] سورہ یوسف: ۴۳ – ۴۹
[3] سورہ فتح: ۲۷ [4] سورۂ یونس: ۶۲ – ۶۴

سے پوچھا تو آپ نے فرمایا "جب سے یہ آیت نازل ہوئی اس وقت سے تمہارے سوا اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا یہ اچھا خواب ہے جسے مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھا جائے۔[5]

اسی مضمون میں ایک اور روایت ابوسلمہ بن عبدالرحمن (۲۲ - ۹۴ھ / ۶۴۲ - ۷۱۲ء) سے یوں نقل کی گئی ہے کہ حضرت عبادہؓ بن الصامت (۳۸ ق ھ - ۳۴ھ / ۵۸۶ - ۶۵۴ء) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "لهم البشرى فى الحيوة الدنيا وفى الآخرة" کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا "تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کے متعلق تم سے پہلے کسی نے یا میری امت میں سے کسی نے سوال نہیں کیا ہے یہ (بشریٰ) اچھا خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا کسی دوسرے مسلمان کے لیے دیکھا جاتا ہے[6]

امام حاکم نیشاپوری (۳۲۱ - ۴۰۵ھ / ۹۳۳ - ۱۰۱۴ء) بھی ان دونوں حدیثوں کو المستدرک میں لے آئے ہیں[7]۔

امام احمد بن حنبل (۱۶۴ - ۲۴۱ھ / ۷۸۰ - ۸۵۵ء) نے المسند میں حضرت عبادہ بن صامت والی حدیث روایت کی ہے[8]

امام دارمی (۱۸۱ - ۲۵۵ / ۷۹۷ - ۸۶۹ء) نے سنن الدارمی اور امام ابن ماجہ (۲۰۹ - ۲۷۳ھ / ۸۲۴ - ۸۸۷ء) نے بھی سنن ابن ماجہ میں حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث نقل کی ہے[9]

دونوں حدیثوں میں بشریٰ کی جو تفسیر کی گئی ہے اس کی تائید دوسری حدیثوں سے بھی ہوتی ہے۔ امام مالک

---

[5] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب قولہ "لهم البشرى فى الحياة الدنيا" حدیث: ۲۲۷۳، ۴: ۵۳۴

[6] سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا باب قولہ "لهم البشرى فى الحياة الدنيا" حدیث: ۲۲۷۵، ۴: ۵۳۴ - ۵۳۵۔

[7] المستدرک کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۱ [8] امام احمد بن حنبل۔ المسند، دارصادر بیروت ۵: ۳۱۵، ۶: ۴۴۷، ۴۵۲

[9] سنن الدارمی۔ کتاب الرؤیا باب قولہ "لهم البشرى فى الحيوة الدنيا وفى الآخرة" حدیث: ۲۱۳۶، ۲: ۱۶۵
سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا باب "الرؤیا الصالحة یراها المسلم" حدیث: ۳۸۹۸، ۲: ۱۲۸۳

حضرت ابوالدرداء والی حدیث میں ایک راوی مجہول ہے باقی رجال ثقہ ہیں۔ اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں جن سے اس حدیث کو تقویت ملتی ہے۔ حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث میں انقطاع ہے۔ یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی ملاقات حضرت عبادہ بن الصامت سے ثابت نہیں ہے۔ امام ترمذی نے دونوں حدیثوں کو حسن کہا ہے۔ سنن الترمذی۔ کتاب الرؤیا حدیث: ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۴: ۵۳۴ - ۵۳۵۔ حاکم حضرت عبادہ بن الصامت والی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین کی شرط پر ہیں المستدرک، کتاب تعبیر الرؤیا ۴: ۳۹۱ ناصر الدین الالبانی کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حضرت عبادہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے ان دوسرے طرق کی مجموعی حیثیت سے صحیح ہے دیکھئے: محمد ناصر الدین الالبانی۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة، عمان اردن الطبعة الثانیة ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲، ۴: ۳۹۲۔

(۹۳ - ۱۷۹ھ / ۷۱۲ - ۷۹۵ء) نے دوسری سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ اس آیت "لھم البشریٰ فی الحیوٰۃِ الدنیا وفی الآخرۃ" کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ (البشریٰ) رویائے صالحہ ہے جسے مرد صالح دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے [1] اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں امام طبری (۲۲۴ - ۳۱۰ھ / ۸۳۹ - ۹۲۳ء) نے بروایت اعمش عن ابی صالح عن عطاء بن یسار عن ابی الدرداء بھی اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن اور قوی ہے [2] یہ حضرت ابوہریرہ (۲۱ق - ۵۹ھ / ۶۰۲ - ۶۷۹ء) سے بھی مرفوعاً مروی ہے اور اس کی سند "صالح" ہے [3]۔ امام طبری نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت یوں بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رویائے حسنہ ہی بشریٰ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے" اس روایت کے بارے میں شیخ محمود محمد شاکر کہتے ہیں کہ صحیح الاسناد خبر ہے [4]۔

حدیث کے کثرت طرق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام طبری نے ایسی چالیس احادیث و روایات نقل کی ہیں جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے [5]۔ بعض طرق سے یہ حدیث قوی الاسناد، جید الاسناد اور صحیح الاسناد ہے [6] صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود (م ۳۲ھ / ۶۵۲ء) حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس (۳ق ھ - ۶۸ھ / ۶۲۰ - ۶۸۷ء) اور تابعین میں سے مجاہد (م ۱۰۰ھ / ۷۱۱ء) عروہ بن زبیر (۲۲ - ۹۳ھ / ۶۴۳ - ۷۱۲ء) یحییٰ بن ابی کثیر (م ۱۲۹ھ / ۷۴۷ء) ابراہیم نخعی (۴۶ - ۹۶ھ / ... - ۷۱۵ء) اور عطاء بن ابی رباح (۲۶ - ۱۱۴ھ / ۶۴۶ - ۷۳۲ء) نے بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ (نیک خواب) بتائی ہے [7] مفسرین میں سے فراء (۱۴۴ - ۲۰۷ھ / ۷۶۱ - ۸۲۲ء) نے بشریٰ کی تفسیر میں رویائے صالحہ والی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے قرآن میں کیے گئے وعدے بھی ہیں [8]

---

[1] الموطا۔ کتاب الرویا باب ما جاء فی الرویا حدیث ۵: ۲، ۹۵۸

[2] ابوجعفر محمد بن جریر الطبری۔ جامع البیان تحقیق و تخریج محمود محمد شاکر: دار المعارف مصر ۱۹۶۰ء حدیث ۱۷۷۳۶، ۱۵: ۱۳۵ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۱ - ۳۹۲

[3] جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۸، ۱۵: ۱۳۱ [4] جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۶، ۱۵: ۱۳۰

[5] جامع البیان حدیث ۱۷۷۱۷ - ۱۷۷۵۷، ۱۵: ۱۲۴ - ۱۴۱

[6] امام ابن الاثیر۔ جامع الاصول، تحقیق عبد القادر ارناؤط، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۹ء ۲: ۱۹۰ - ۱۹۱ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث: ۱۷۸۶، ۴: ۳۹۲، جامع البیان حدیث ۱۷۷۲۶، ۱۵: ۱۳۰ -

[7] امام اسماعیل بن کثیر الدمشقی۔ تفسیر القرآن العظیم، دار الفکر العربی ۲: ۴۲۴

[8] ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء۔ معانی القرآن۔ عالم الکتب بیروت الطبعۃ الثانیہ ۱۹۸۰ء ۳: ۱۷۴

امام طبری نے مختلف اسنادسے ان روایات کو نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے وہ روایات بھی نقل کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ بشریٰ سے مراد وہ بشارتیں ہیں جو مومنین کو موت کے وقت دی جاتی ہیں۔ انہوں نے ان دونوں کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہتر قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیوی زندگی میں خوشخبری کی جو خبر دی ہے تو دنیوی زندگی میں خوشخبری سے مراد رویائے صالحہ ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دیکھا جائے اور بشریٰ میں وہ بشارتیں بھی شامل ہیں جو آخری وقت پر فرشتے مسلمان کو سناتے ہیں [1] امام ابن کثیر (۷۰۱ھ - ۷۷۴ھ / ۱۳۰۲ - ۱۳۷۳ء) نے ان روایات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے جن میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔ [2]

جن روایات یا اقوال میں بشریٰ کی تفسیر رویائے صالحہ بتائی گئی ہے۔ ان کی تائید ان دوسری صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں خواب کو مبشرات کہا گیا ہے حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات — نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔

الرؤیا الصالحۃ [3] — اچھے خواب۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آخری) بیماری کے دوران چادر ہٹائی۔ صفیں حضرت ابوبکر صدیق (۵۰ق ھ - ۱۳ھ / ۵۷۳ - ۶۳۴ء) کے پیچھے کھڑی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا "نبوت کی خوشخبری والی چیزوں (مبشرات النبوۃ) میں سے صرف رویائے صالحہ باقی رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے [4]

اسی حقیقت کو آپؐ نے چند لفظوں میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات [5] — نبوت چلی گئی مبشرات باقی رہ گئیں۔

---

[1] جامع البیان فی تفسیر البیان دار المعرفۃ بیروت لبنان الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء ۱۱ : ۹۹ - ۹۶

[2] تفسیر القرآن العظیم ۲ : ۴۲۳ - ۴۲۴ بعض مفسرین نے بشریٰ کی تفسیر وہ محبت اور نیک نامی بتائی ہے جو اولیاء اللہ کو لوگوں میں حاصل ہوتی ہے۔ [3] صحیح البخاری۔ کتاب التعبیر باب المبشرات حدیث : ۶۵۷۲، ۴ : ۲۱۰۱

[4] سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرویا باب الرؤیا الصالحۃ حدیث ۳۸۹۹، ۲ : ۱۲۸۳

[5] سنن ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرویا باب المبشرات حدیث : ۶۵۷۲، ۴ : ۲۱۰۱، المسند ۶ : ۳۸۱

مبشرات کے بارے میں ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے بعد نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ”اچھا خواب جسے کوئی مرد صالح دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے (یعنی اس کے لیے کوئی دوسرا دیکھے) نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے [1]

اچھے خواب کو اجزاء نبوت میں سے ۴۶ واں جز قرار دیتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔

الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزءٌ من ستة واربعين جزءاً من النبوة.	مرد صالح کا اچھا خواب نبوت کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

یہی ارشاد ان الفاظ میں بھی مروی ہے۔

رؤيا المومن جزءٌ من ستة واربعين جزءاً من النبوة	مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہوتا ہے۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی اس حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

(باقی آئندہ)

---

[1] الموطا۔ کتاب الرؤیا باب ما جاء فی الرؤیا حدیث ۲،۳: ۹۵۷۔

اس معنی میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان میں خواب کو نبوت کے اجزاء میں سے ۲۴ واں، ۲۵ واں، ۲۶ واں، ۲۷ واں، ۴۰ واں، ۴۲ واں، ۴۴ واں، ۴۵ واں، ۴۶ واں، ۴۷، ۴۹ واں، ۵۰ واں، ۷۰ واں، ۷۲ واں اور ۷۶ واں جز کہا گیا ہے۔ دیکھئے ابن حجر عسقلانی۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، تعلیق طٰہٰ عبدالرؤف و مصطفیٰ محمد الهواری سید محمد عبدالمعطی۔ مکتبۃ الکلیات الازہریہ، القاہرہ مصر ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء کتاب التعبیر باب رؤیا الصالحین ۲۶: ۲۰۸۔۲۰۹۔

ان میں سے امام نووی (۶۳۱ - ۶۷۶ھ / ۱۲۳۳ - ۱۲۷۷ء) نے مسلم کی شرح میں ان تین روایات کو زیادہ مشہور مانا ہے جن میں خواب کو نبوت کا ۴۶ واں، ۴۵ واں اور ۷۰ واں حصہ کہا گیا ہے دیکھئے صحیح مسلم بشرح الامام النووی، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، کتاب الرؤیا ۱۵: ۲۰-۲۱ یہ تینوں روایات صحیح مسلم میں موجود ہیں۔ دوسری روایات حدیث کی دوسری کتابوں میں ملتی ہیں امام نوویؒ نے طبری کا یہ خیال نقل کیا ہے کہ روایات کا اختلاف خواب دیکھنے والے کے حال کی طرف راجع ہے۔ مومن صالح کا خواب نبوت کا ۴۶ واں اور فاسق کا خواب ۷۰ واں جز ہو سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خفی خواب نبوت کا ۷۰ واں اور جلی ۴۶ واں حصہ ہوتا ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم بشرح الامام النووی، کتاب الرؤیا ۱۵: ۲۱